Volume X
No. 25

SP—X—25—76 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, December, 30, 1976

CONTENTS

	Pages
Intimation *Re*: Release of Senator Mohammad Hashim Ghilzai and Senator Haji Sayed Hussain Shah on bail—*Read out* ...	251
The Representative Offices (Prevention of Misconduct) Bill, 1976 —*Passed*	251
The Parliament and Provincial Assemblies (Disqualification for Membership) Bill, 1976—*Not Concluded*	280

PRINTED AT THE MERCANTILE PRESS, 42, CHAMBERLAIN ROAD, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI

Price : Paisa 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, December 30, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qur'an)

INTIMATION *RE*: RELEASE OF SENATOR MOHAMMAD HASHIM GILZAI AND SENATOR HAJI SYED HUSSAIN SHAH ON BAIL

Mr. Chairman : Gentlemen, now I will inform you about the letter from Abdul Rehman Abbasi, Registrar, Special Court, Hyderabad, addressed to me. It reads :

> "I am directed to inform you that this Hon'ble Court has been pleased to grant bail to Mr. Hashim Khan Gilzai and Mr. Syed Hussain Shah Hazara in the sum of Rs. 20,000,000/- each with P.R. Bonds and two sureties in the like amount to the satisfaction of Deputy Commissioners and District Magistrate, Quetta.
>
> This is foı your kind information."

So, they have been released on bail. That was the information which has been conveyed to you.

THE REPRESENTATIVE OFFICES (PREVENTION OF MISCONDUCT) BILL, 1976

Mr. Chairman : Now, I think the motion was made yesterday and you also explained it.

Malik Mohammad Akhtar (Minister for Law and Parliamentary Affairs) : I spoke yesterday, and now anybody else can speak.

Mr. Chairman : Yes, Khawaja Sahib, what is the accord, you must tell me.

خواجہ محمد صفدر : پابندی ہے کہ یہ بل آج منظور ہو جائے ۔

جناب چیئرمین : ایک بجے تک ؟

خواجہ محمد صفدر : انشاءاللہ ۔

جناب چیئرمین : تینوں ریڈینگز ؟

خواجہ محمد صفدر : جی جی ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! محترم وزیر قانون نے کل زیر بحث مسودہ قانون کو پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس قانون کی اس لیے ضرورت پڑ رہی ہے کہ ارباب اقتدار کی خواہش ہے کہ اس ملک میں پبلک لائف کو ہر طرح کی آلائیشوں سے پاک کیا جائے ۔ بد دیانتی کو پبلک لائف سے دور کیا جائے ۔

ایک پاک اور صاف معاشرہ کے قیام کے لیے جسے پبلک لائف کی ضرورت ہے ، اس کو پیدا کرنے میں ، اس کے قیام میں امداد دی جائے ۔ جناب چیئرمین اس بل کے پری ایمبل اور اس کے ساتھ جو منسلکہ سٹیٹمنٹ آف اوبجیکٹس اینڈ ریزن ہیں ، ان میں اس بل کے اغراض و مقاصد درج کیے گئے ہیں ، ظاہر ہے کہ ان اغراض و مقاصد سے کوئی ذی فہم اور ذی مؤثر شہری اختلافات نہیں کر سکتا ہے ۔ کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا ہے کہ جس معاشرے میں وہ رہتا ہے وہ برائیوں میں پھلے پھولے ، وہاں بد عنوانیاں راہ پائیں ۔ بلکہ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا معاشرہ نیکی اور پاکیزگی کا مظہر ہو ۔ اس میں برائیوں اور بد عنوانیوں کا قلع قمع ہو ۔

جناب چیئرمین ! کیا یہ مقاصد اس بل کے ذریعے پورے ہو رہے ہیں یا پورے ہو سکتے ہیں یا ہو سکیں گے ۔ جناب والا ! میں نے جس حد تک مسودہ قانون کا مطالعہ کیا ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو مقاصد وزیر قانون نے اس بل کے پری ایمبل میں یا جو مقاصد اس بل کے منسلکہ سٹیٹمنٹس آف اوبجیکٹس اینڈ ریزن میں دئے گئے ہیں وہ اس مسودہ قانون کی قانونی شکل بننے کے بعد کسی طور پر بھی پورے نہیں ہو سکیں گے ۔ یہ ایک exercise in furtility ہو گی ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ اس سے نہ قوم کو کوئی فائدہ پہنچے گا اور نہ ملک کو کوئی فائدہ پہنچے گا ۔

جناب چیئرمین ! آپ دیکھیں گے کہ اس بل میں یا اس مسودہ قانون سے موجودہ نیشنل اسمبلی کے اراکین یا صوبائی اسمبلیز کے اراکین یا وہ اراکین جنہوں نے ۱۳ اگست ۱۹۷۳ء کو حلف اٹھایا ہے وہ مستثنیٰ ہوں گے ۔ جناب چیئرمین ! میں

نہیں سمجھتا کہ وہ منضاء ان الخطان ہیں نہ وہ فرشتے ہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا ہے - وہ فرشتے نہیں ہیں وہ بھی عام گنہگار انسان ہیں - ان کو اس مسودہ قانون میں محفوظ رکھنے کی جو کوشش کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حد درجہ جسارت سے کام لیا گیا ہے - یہ ایک قسم کی تمیز روا رکھی گئی ہے ، یہ ڈسکریمینیشن روا رکھی گئی ہے کہ موجودہ ارکان اسمبلی کو خواہ وہ نیشنل اسمبلی کے ہوں خواہ وہ صوبائی اسمبلیز کے اراکین ہیں یا وہ سینیٹ کے اراکین ہیں یا جن کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا یا سینیٹ کے وہ اراکین جنہوں نے اس وقت حلف اٹھایا اور اب بھی اس ایوان میں موجود ہیں جن کی مدت کو ابھی سوا سال یا ڈیڑھ سال گذرا ہے یا آئندہ انتخابات کے بعد جو نیشنل یا صوبائی اسمبلیز کے یا پارلیمنٹ کے ممبران ہوں گے ان پر لاگو ہو گا -

اگر اس وقت نیشنل اسمبلی کے موجودہ اراکین یا سینیٹ کے اراکین جو خود نہیں پسند کرتے کہ یہ قانون ان پر لاگو ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر وہ کسی کے بارے میں حق بجانب نہیں ہے کہ وہ اس قسم کے قانون بنائیں جو وہ خود نہیں چاہتے کہ ان پر لاگو ہوں -

آنچہ بر خود نہ پسندی بد یگران‌ما پسند

اگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس قانون کا اطلاق مجھ پر ہو تو میرے بعد جو اس معزز ایوان کے اراکین آئیں گے میں یہ کیوں پسند کروں کہ یہ قانون ان پر لاگو ہو - یہ بات اخلاقی طور پر زیب نہیں دیتی ہے - میں تو مستثنیٰ ہوں -

جناب چیئرمین : کیا موجودہ ممبران اسمبلیز ، یا سینیٹ مستثنیٰ ہوں گے ؟

خواجہ محمد صفدر : آئندہ آنے والوں پر یہ لاگو ہو گا -

ملک محمد اختر : آئین میں کوالیفیکیشن و ڈسکوالیفیکیشن کے متعلق رکھا گیا ہے -

جناب چیئرمین : میں تو ساتھ ساتھ پڑھتا ہوں - پہلے پڑھ کر نہیں آتا ہوں - ٹھیک ہے آپ جاری رکھیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! آپ بھی اس ملک کے شہری ہیں - آپ بھی واقف ہیں کہ موجودہ اراکین اسمبلی خواہ وہ نیشنل اسمبلی کے ہوں یا کسی صوبائی اسمبلی کے ، ان میں سے بعض کے خلاف خود وزیر اعظم پاکستان نے عام جلسوں میں ، جن کو لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے سنا ، شکایت کی ہے اور سخت شکایت کرتے رہے ہیں - اگر آپ ان کی تقاریر کو دیکھیں اور پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا

[Khawaja Mohammad Safdar]

کہ کبھی انہوں نے ٹریکٹروں کے پرمٹ کے بارے میں ذکر کیا ہے اور کبھی ٹریکٹروں کے چیسیز کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ اور وزیر اعظم صاحب سے زیادہ ذمہ دار اور واقف حال انسان اس ملک میں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں ہے۔ اگر ان کی زبان پر شکایت پبلکلی چلی آ رہی ہے اور ابھی تک جاری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کیسے مناسب ہے کہ موجودہ ارکان اسمبلیز کو مستثنیٰ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین ، جس دوسرے نکتے کے ضمن میں ، میں یہ عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ اس قانون کے ذریعے تعزیرات کے لیے ایک مدت مقرر کر دی گئی ہے۔ میں ایک معمولی وکیل ہوں ، میں ہمیشہ یہ پڑھتا اور سنتا آیا ہوں کہ دیوانی مقدمات کے لیے ایک معیاد ضروری ہوتی ہے تاکہ مقدمات کسی سٹیج تک پہنچ کر ختم ہو جائیں ، ان کا فیصلہ ہو جائے لیکن یہ کبھی نہیں سنا کہ جرائم بھی ایک مدت کے بعد جرائم نہیں رہیں گے اور وہ قابل مواخذہ نہیں رہیں گے۔ جناب والا ! اس قانون کے تحت انہوں نے خود ہی جرائم کو جرم تصور کیا ہے اور ان کی سزا بھی تجویز کی ہے ارر یہ بھی کہا ہے کہ ایک خاص مدت گذرنے کے بعد یہ جرم ، جرم نہیں رہیں گے۔ یہ مدت بھی کوئی لمبی مدت نہیں ہو گی۔

ملک محمد اختر : دوسرے قوانین میں ہے۔

خواجہ محمد صفدر : اس وقت اس کی بات کر رہے ہیں۔ جب دوسرے قوانین زیر بحث آئیں گے تو اس وقت ان کی بات کریں گے۔ اب جو زیر بحث قانون ہے اس پر بات ہو رہی ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس قانون کے تحت جرم جرم نہیں رہے گا اس کے لیے ایک وقت مقرر ہے وزراء ، نائب وزراء ، پارلیمانی سیکریٹری اگر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے جائیں یا اپنے عہدے سے برخاست کر دیئے جائیں۔ تو جس روز وہ برخاست ہوں گے یا مستعفی ہوں گے اس سے تیس روز کے اندر اندر یہ قانون ان پر لاگو ہو گا۔ اکتیسویں دن ان پر لاگو نہیں ہو گا۔ جو گناہ یا جرم انہوں نے بطور وزیر یا بطور نائب وزیر یا بطور پارلیمانی سیکریٹری کیا ہو گا اس کے لئے وہ تیس دن تک قابل مواخذہ ہو گے۔ اکتسویں دن قابل مواخذہ نہیں ہوں گے۔

Mr. Chairman : After retirement or dismissal ?

Khawaja Mohammad Safdar : Retirement or dismissal.

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ نیشنل اسمبلی کے رکن ہوں یا صوبائی اسمبلی کے رکن ہوں اور اگر صوبائی اسمبلی کی معیاد ختم ہو چکی ہے تو نئی اسمبلی جس روز پہلے دن اپنا اجلاس کرے گی اس روز معیاد ختم ہو جائے گی۔

اور دونوں معیادوں میں سے جو پہلے ختم ہو گی وہ لاگو ہو گا خواہ وہ معیاد تیس دن والی ہو خواہ جنرل الیکشن کے بعد نئی اسمبلی تک والی ہو جو پہلے ختم ہو گی ۔ اور اس طور پر ارکان اسمبلی جب تک وہ ممبر رہیں گے ۔ اور نئی اسمبلی اپنا پہلا اجلاس منعقد نہیں کرتی اس وقت تک اس قانون کا اطلاق ممبران اسمبلی اور سینیٹ پر ہوگا ۔ سینیٹ پر نہیں ہو گا ۔ سینیٹ پر میں بعد میں آؤں گا ۔ اس کے لیے اور ہے ۔ اس کے لیے نہیں ہو گا ۔ سینیٹ کے ارکان اس وقت تک قابل مواخذہ ہوں گے جب تک ان کی ٹرم ہو گی ۔ مثلاً میری ٹرم ۴ اگست ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے ۔ میں اس قانون کے تحت ۷ اگست کو قابل مواخذہ نہیں ہوں گا ۔ اسی طور پر جو بلند و بانگ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم اس معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنا چاہتے ہیں اس قانون کے ذریعے سے وہ انتہائی کھوکھلا معلوم ہوتا ہے ۔ بے معنی معلوم ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین ! یہ ایک نئی بات ہے جو کہ ایک تعزیری قانون میں کی گئی ہے ۔ ایک اَپچ ، ایک ناولٹی ہے ۔ جو کہ کم از کم قوانین تعزیر اس سے پہلے نا واقف ہیں ۔

جناب چیئرمین ! ایک اور بات اس مسودہ قانون کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب اور وزراء اعلیٰ پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو گا ۔ وہ اس قانون کے تحت قابل مواخذہ نہیں ہوں گے ۔ وہ خواہ کتنے ہی بد دیانت کیوں نہ ہوں یہ قانون ان پر لاگو نہیں ہو گا ۔ میرے محترم دوست وزیر قانون صاحب نے خود اس بات کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ ان کے خلاف آئین کے تحت عدم اعتماد کا اظہار کیا جا سکتا ہے ۔ اس لیے یہ قانون ان پر لاگو نہیں کیا گیا ۔ میرے فاضل دوست مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ وزراء صاحبان کو ڈسمس کیا جا سکتا ہے ۔ وزیر اعظم صاحب اور وزراء اعلیٰ کے خلاف تو صرف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاتا ہے ۔ لیکن وزراء صاحبان خواہ وہ وفاقی ہوں یا صوبائی ان کو ڈسمس کیا جا سکتا ہے ۔ اگر ان کے لیے ڈسمسل اس بات کی وجہ سے نہیں بنتی کہ ان کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی نہ کی جائے تو محض عدم اعتماد کی تحریک کی بناء پر یہ کہنا کہ اس قانون کا اطلاق اس لیے نہ وزیر اعظم نہ وزراء اعلیٰ پر کیا جائے گا کیونکہ ان کے خلاف عدم اعتماد ہوتا ہے یہ حد درجہ بے معنی ہے ۔ کم از کم میرا ذہن اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔ ہماری تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ امیر المومنین بھی ملکی قانون کے تحت قابل مواخذہ تھے ۔ اور یہاں نہ موجودہ وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ اور نا ان کے بعد میں آنے والے وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ان سے خطا سرزد نہیں ہو گی ۔ انسان ہیں ، انسان

[Khawaja Mohammad Safdar]

غلطی کر سکتا ہے - انسان خطا کا پتلا ہے - اس لیے وزیر اعظم نہ موجودہ اور نہ ان کے بعد میں آنے والے خطا سے مبرا ہو سکتے ہیں - کیونکہ یہ ملک قائم رہے گا - یہاں جمہوریت کا دور دورہ ہوگا - وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ آتے جاتے رہیں گے - اس لیے ان کو مستثنیٰ قرار دینا اس بل کے مقاصد کے خلاف ہے ، مسلمانوں کی روایات کے خلاف ہے ، اسلام کے درخشندہ اصولوں کے خلاف ہے - اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قانون میں یہ استثنیٰ اس قانون کو بے معنی اور بے مقصد بنانے میں ممد و معاون ہو گا -

دراصل جہاں تک میں معلوم کر سکا ہوں - اس بل کا مقصد اس ملک سے برائی اور بد دیانتی کا قلع قمع نہیں بلکہ اس ملک کی اسمبلیوں کے اراکین کو اگر وہ نیشنل اسمبلی کے رکن ہیں ، تو وزیر اعظم کی گرفت میں رکھنا ہے اور اگر وہ صوبائی اسمبلی کے رکن ہیں تو وزیر اعلیٰ کی گرفت میں رکھنا ہے - اگر وہ ممبر نہیں رہتے تو اس قانون کے مطابق وہ قابل مواخذہ ہی نہیں - اگر وہ تابعداری کرتے ہیں تو اس قانون کے تحت کوئی گرفت نہیں ہو گی - کیوں ؟ اس لیے کہ اس قانون کے تحت صرف اور صرف ریفرنس وزیر اعظم ہی کر سکتا ہے اور کوئی شخص نہیں کر سکتا - جب تک کوئی ممبر وزیر اعظم کی تابعداری کرے گا اس وقت تک اس کے متعلق ریفرنس ہو ہی نہیں سکتا - لیکن جہاں اس نے تابعداری سے سر مو انحراف کیا تو اس کے متعلق ریفرنس کیا جا سکتا ہے - جب تک وہ ممبر ہے - اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے - لمیٹیشن عائد کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اگر وہ ممبر نہ رہے تو جہنم میں جائے ہماری بلا سے - ہمارا اس سے کوئی واسط ہی نہیں ہے - نہ اس کی وفاداری کا ہمیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے - لیکن جب تک ممبر ہے اس کو قابو میں رکھنے کے لیے ، اس کی اطاعت کو یقینی بنانے کے لیے یہ قانون نافذ کیا جا رہا ہے تاکہ وہ کسی طور پر بھی جائز یا نا جائز احکامات جو بھی وزیر اعظم صاحب کی طرف سے اس کو ملے ، ان کی تابعداری کرتا رہے ، ان کی تعمیل کرتا رہے - اس لیے جناب چیئرمین ! میرے رائے میں اس قانون کا نام وزیر قانون صاحب نے یہ تجویز کیا ہے کہ ہولڈرز آف ریپریزینٹیٹو آفسز (پریوینشن آف مس کنڈکٹ) بل تو میں اس کا نام یہ تجویز کرونگا پریوینشن آف ریبیلین بل -

ملک محمد اختر : یہ ڈسپلن بل ہے -

خواجہ محمد صفدر : اور انہوں نے مجھ سے بہتر نام خود ہی تجویز کیا ہے یعنی ڈسپلن بل -

جناب چیئرمین ! ایک اور بات جس کی طرف میں محترم وزیر قانون کی توجہ دلانا

چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے اس مقصد کو حل کرنے کے لیے یعنی پبلک لائف سے بد دیانتی ، بے ایمانی کا قلع قمع کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً تین بل آتے رہے ۔ میں ان کا ذکر وہاں تک کروں گا جہاں تک اس کا تعلق ہو گا ۔

ملک محمد اختر : آپ آج ہی کہہ لیں کیونکہ کل آپ نہیں ہوں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : نہیں ، نہیں ۔

سب سے پہلے ۱۹۴۹ء میں ایک قانون بنا اس کا نام تھا Public and Representative Office Disqualification Act of 1949 اس کے بعد ۱۹۵۹ء میں اس نام کا ایک قانون بنا Public Office Disqualification Order, 1959 جس کے مخفف ایبڈو ہے اور ایک قانون بنا Elective Disqualification Order, 1956 ان آخری دو قوانین کے مطابق ، جن کا کہ میں نے ذکر کیا ہے ، اگر کسی کارکن کے خلاف ، کسی وزیر کے خلاف ، کسی نائب وزیر کے خلاف ، کسی پارلیمنٹری سیکریٹری کے خلاف بددیانتی ثابت ہو جاتی ہے تو اسے نہ صرف ڈسکوالیفائی کیا جاتا تھا بلکہ اسے سزا دی جاتی تھی اور اس کے ساتھ ٹریبونل کو یہ بھی اختیار تھا کہ جس حد تک اس نے بددیانتی کی ہوئی ہے یا جو بددیانتیاں اس کے خلاف ثابت ہو چکی ہوئی ہیں یا جو نقصان اس کے بددیانتی کی وجہ سے پاکستان کو پہنچا ھے وہ اس سے پورا کیا جائے ۔ موجودہ قانون میں ایسی کوئی دفعہ موجود نہیں ، ایسی کوئی بات اس قانون میں نہیں رکھی گئی ۔ ایک شخص جہان بھر کو لوٹتا ہے اور اگر اس پر اس قانون کا اطلاق ھوتا ہے ، اول تو اس پر اس قانون کا اطلاق ہوگا ہی نہیں کیونکہ جو شخص جتنا لوٹتا ہے اتنی ھی تابعداری کرے گا ۔ لیکن اگر پھر بھی وہ قابل مواخذہ گردانا جاتا ہے اگر وہ پبلک لائف سے ریٹائر ہو جائے جو اس نے حرام کمایا ہے وہ سارے کا سارا ھضم کر جائے گا ۔ اگر ٹریبونل اس کو ڈسکوالیفائی کرتا ہے مقدمہ چلنے کے بعد وہ ریٹائر ہو جاتا ہے پھر بھی اس سے کوئی چیز جو اس نے بددیانتی یا دھوکے سے غبن سے یا خیانت سے حاصل کی ہے وہ اس سے واپس نہیں لی جائے گی ۔ لیکن اس سے پہلے ان قوانین سے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ، ایک کلاز کسی سے ، دو کلاز کسی اور سے اخذ کرکے انہوں نے ایک ملغوبہ تیار کیا ہے یہ جو زیر بحث قانون ہے یہ سابقہ قوانین کی کلازوں کا ملغوبہ ھے ۔ تو وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ اس شخص سے جس قدر نقصان اسٹیٹ کو پہنچا ہے اس سے وہ پورا کیا جا سکے اور اگر وہ ادا نہیں کرتا تو بطور لینڈ ریوینیو کے اس سے وصول کیا جائے ، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہ بھی اس میں ایک خامی ہے ۔

جناب چیئرمین ! آخر میں میں اس قانون کے متعلق یہ عرض کر سکتا ہوں کہ محترم وزیر قانون صاحب نے اس قانون کے سٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنز یا پریئیمبل میں ،

[Khawaja Mohammad Safdar]

جن مقاصد کا ذکر کیا ہے یہ اس سے وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکتے ۔ کسی صورت میں حاصل نہیں کر سکتے۔ البتہ اس قانون سے وزیر اعظم صاحب اپنے ساتھیوں ، اپنی جماعت کے کارکنوں کے درمیان ڈسپلن قائم رکھ سکیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حزب اختلاف میں سے جس شخص کے خلاف چاہیں مقدمہ کر سکتے ہیں ۔ اگر اور جھوٹے مقدمات بن سکتے ہیں تو اس قانون کے تحت بھی حزب اختلاف کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے جا سکتے ہیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون عبث اور بیکار ہے اور بے مقصد ہے ۔ اس لیے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں !

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I rise to answer the objections taken by the Hon'ble Senator, and I consider that first objection taken by him was that we have not included . . . .

Mr. Kamran Khan : Point of order, Sir. Sir, I wanted the permission of the Chair to speak.

ملک محمد اختر : تھرڈ ریڈنگ میں بات کر لیجیئے گا ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔ ادھر سے بھی لوگ بولیں گے ۔

جناب چیئرمین : اعتراض کیا ہے ؟

What is the point of order ? Don't dispose of his point of order summarily.

آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

Malik Mohammad Akhtar : Sir I have taken the floor before the hon'ble Senator rose in his seat.

جناب چیئرمین : آپ کو بات کرنے کے لیے کافی وقت مل جائے گا ۔

ملک محمد اختر : ہم نہیں روکیں گے ۔

Naturally in the third reading some speeches can be made.

Mr. Chairman : You disposed of his point of order without referring it to me.

خواجہ محمد صفدر : اور جناب آئندہ کے لیے بھی انہوں نے اختیارات لے لیے ہیں کہ اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہو تو یہ اس کو نپٹا دیں ۔

Malik Mohammad Akhtar : Sir I have taken the floor after catching the eyes of Mr. Chairman. He can speak in the third reading.

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا کہ بیٹھ جائیے ۔ تھرڈ ریڈنگ میں بول لیجیے گا ۔

ملک محمد اختر : میں آپ سے اور آن سے اس بات کی معافی مانگتا ہوں ۔

Mr. Chairman : Today you ride rough-shod over all the rules and privileges of the members, because you are giving lunch.

ملک محمد اختر : وہ تو مولانا صاحب کے اعزاز میں لنچ ہے ۔

Mr. Chairman : Yes.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, the objection has been taken that we have exempted the Prime Minister and the Chief Ministers of the Provinces from the perview of the Bill. Sir, a machinery had to be set up. Firstly they are liable to a vote of no confidence under Article 96. It is for the Prime Minister and Article 136 is for a Chief Minister. So, they are accountable and a lot can be said about them during the motion moved for no confidence.

Sir, the second objection has been taken that we have exempted the present Members of the National Assembly or a Provincial Assembly and the Senators who were elected for the first term, for the first election to the Senate. That had to be done because Article 271 of the Constitution provides that the qualifications and disqualifications for the member of a National Assembly shall be the same as contained in the Interim Constitution and in the Interim Constitution we have those disqualifications which were provided in the legal frame work order. So, we don't want to take by surprise the persons who we elected with a certain sort of qualifications and disqualifications contained in legal frame work order 1970, to be the members of the National Assembly and similarly to be the member of the Provincial Assemblies. These qualifications were carried out under Article 271, as contained in LFO for the members of the National Assembly and in Article 273 for the Members of the Provincial Assembly and identical disqualification for the Senator, otherwise the Bill would have been inconsistent with the Constitution. And naturally, Sir, it will be applicable after first general election of all the members of the National Assembly as well as the Provincial Assembly, and the Senate. Sir, I have explained that the Office of the Prime Minister and the Chief Minister had to be exempted. I think these were the two objections that have been taken.

Then Sir, third objection taken was that certain limitations have been provided for instance a Minister can be triable for 30 days after he lays down his office and not beyond that and similarly member of National Assembly and of Provincial Assembly till the next general election takes place and that National Assembly or Provincial Assembly is in office. Similarly for the Senators that had to be done to avoid the abuse of the law. Sir, I may make it clear that like ordinary citizens, every one of us is liable under ordinary law of land. These three objections were taken. We had in view these objections. We tried to meet them while framing the law. The machinery had to be provided. Now, it is the Prime Minister or a Chief Minister who can initiate the proceedings in case of Parliament or a Provincial Assembly. So, naturally, when there can be a vote of no-confidence against them, they have to be exempted and present qualification and disqualification has to be taken into account, as laid down in Articles 271 and 273 of the Constitution and the limitation

[Malik Mohammad Akhtar]

has also to be provided because when a person ceases to be a Member, then he becomes an ordinary citizen and liable to the ordinary law and even now he is liable to the ordinary law. That is all Sir.

Mr. Chairman : Now, I will put the question before the House.

The question before the House is :

> 'That the Bill to make effective provision for the prevention of misconduct amongst holders of representative offices [The Holders of Representative Offices (Prevention of Misconduct) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The motion in carried. Now, we take up clause by clause reading of the Bill.

First we start with Clause 2. Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 2 of the Bill, the comma occurring after the word "Assembly" in the fourth line, be substituted by a fullstop and the subsequent words and fullstop be omitted."

Mr. Chairman : The amendment moved is :

> "That in Clause 2 of the Bill, the comma occurring after the word "Assembly" in the fourth line, be substituted by a fullstop and the subsequent words and fullstop be omitted."

Malik Mohammad Akhtar : Opposed, Sir, and I think their point has been argued.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس میں کوئی شک نہیں کہ جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا تذکرہ میں نے پہلی خواندگی میں کیا ہے - آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کلاز ۲ میں ہولڈرز آف دی ری پریزینٹیٹیو آفس کی تعریف کی گئی ہے اور اس میں وفاقی وزراء ، نائب وزراء ، پارلیمانی سیکریٹریز ، ممبرز آف پارلیمنٹ ، صوبائی اسمبلیوں کے ممبران شامل ہیں ماسوائے وزیر اعظم صاحب کے اور چیف منسٹرز کے - اور میں نے یہ تجویز کیا ہے -

"......... but does not include the Prime Minister or a Chief Minister."

ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے تاکہ ان پر بھی اس قانون کا اطلاق ہو سکے اور وہ بھی ہولڈرز آف دی ری پریزینٹیٹو آفس کی تعریف میں آ سکیں ۔ جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ جو دلیل محترم وزیر قانون نے دی ہے ۔ وہ ایسی نہیں کہ جس کو قابل قبول تصور کیا جائے ۔ اس منطق کے تحت میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے آپ پر بھی رحم کھائیں اور اپنے ساتھیوں پر بھی رحم کھائیں ، ان کو بھی اس میں سے نکال دیں ۔ صرف ممبران کو رہنے دیں کیونکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جے ۔ اے ۔ رحیم کے حشر کو دیکھنے کے بعد کوئی وزیر صاحب بھی خواہ وہ صوبائی ہوں یا وفاقی ، پھڑک نہیں سکتے ۔ وہ ناک کی سیدھ میں چلیں گے اور جیسے وزیر اعظم صاحب کہیں گے ویسے چلیں گے ورنہ وہ ناک آؤٹ ہو جائیں گے ۔ تو اس لیے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ باقی وزراء کو بھی اور پارلیمانی سیکریٹریوں کو بھی نکال دیں اور اگر باقی وزراء کو نہیں نکالنا تو وزیر اعظم صاحب اور وزرائے اعلیٰ کو بھی شامل رکھیں ۔ یہ بے معنی سی بات بنتی ہے اور میں اس بات کو نہیں دہرانا چاہتا کہ نہ موجودہ وزیر اعظم صاحب اور وزرائے اعلیٰ فرشتے ہیں او نہ ان کے بعد میں آنے والے فرشتے ہوں گے ، انسان ہوں گے ان سے غلطیاں ہوں گی ۔ کوئی زیادہ کرے گا ، کوئی تھوڑی کرے گا ۔ غلطیاں بہرحال ہوں گی اس لیے ان کو مستثنیٰ نہیں کرنا چاہئے اور ان پر بھی اس کا اطلاق ہونے دیا جائے ۔

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I have already explained that the............

Mr. Kamran Khan : Sir, ...

ملک محمد اختر : چھڈو یار ۔

Mr. Kamran Khan : No, if in this particular point, I have the permission of the Chair............

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Kamran Khan : Sir, the exemption given to the Prime Minister and the Chief Minister, in the first instance, is against the provisions of the Constitution. Article 25 of the Constitution lays down that all citizens of the country will be equal before law. So, by exempting the Prime Minister and the Chief Ministers from the provisions of this law, the purpose of their constitutional provision will be defeated.

Secondly, Sir, recently we have been hearing a lot of scandals. Prime Minister of Japan was involved in a bribery case. The Prince Consort of Holland was involved in a bribery case. So, Sir, Prime Minister and

[Mr. Kamran Khan]

Prince Consort were also as important as Heads of States, not Heads of States but Queen's husband. If the prominent people in advanced countries like Japan and Holland could be involved or could be tempted to bribery, then Sir we, the poor people of Pakistan are more prone to bribery to be tempted. Sir, by saying this I don't want to cast any aspersion. I have no intention to cast any aspersion. I have no intention of casting an aspersion on the present incumbant of the offices of Prime Minister or the Chief Ministers, but the law is being framed for all times to come. So, no person, no matter how high, how powerful he is in the country, should be exempted from the provisions of this law. There should be an effective deterrent to people in high offices getting bribery, getting illegal gratifications. Thank you.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, the present provision is not hit by Article 25 because we have made no discrimination at all. All the Chief Ministers who are provincial heads and similarly the Prime Minister who is head of Federal Executive, all five of them have been exempted. And then Sir, somebody should be there to institute the proceedings. We cannot allow it to be instituted by individuals. The executive heads could be the only persons or authority to be armed with the weapon of instituting the proceedings and as such, Sir, this had to be provided. Secondly, Sir, there is no discrimination. As I have already mentioned, all the heads have been exempted. Finally, Sir, I consider that the vote of no-confidence is a sufficient safeguard for their accountability.

Mr. Chairman : Yes, now I will put the question.

The amendment moved is :

> "That in Clause 2 of the Bill, the comma occurring after the word "Assembly" in the fourth line, be substituted by a fullstop and the subsequent words and fullstop be omitted."

(*The amendment was negatived*)

Mr. Chairman : The amendment is lost.

Now, the next question before the House is :

> "That Clause 2 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill.

Now, we take up Clause 3.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, sub-clause (1) be re-numbered as sub-clause (2) and sub-clause (2) be

re-numbered as sub-clause (1)."

Mr. Chairman : You move all the amendments together. They are for the same Clause.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (2) in para (a), the words "with the Federal Government or any Provincial Government or Parliament or a Provincial Assembly or with any public servant as such" be omitted."

I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (2) in para (c) the words "dishonestly or fraudulently" occurring in the first line be omitted."

I beg to move :

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3) the word "of" occurring after the word "trial" in the first line, be substituted by the word "for"."

I beg to move :

> "That in Clause (3) of the Bill, sub-clause (4) be omitted."

I beg to move :

> "That in Clause (3) of the Bill, sub-clause (4) be substituted by the following :
>
> '(4) A person, who is convicted of an offence punishable under sub-section (1), shall be disqualified, until the holding of the next general elections to the National Assembly, from being elected or chosen as, and from being a member of Parliament or of a Provincial Assembly.'

That is all, Sir, in Clause 3.

Mr. Chairman : The amendments moved are :

> "That in Clause 3 of the Bill, sub-clause (1) be re-numbered as sub-clause (2) and sub-clause (2) be re-numbered as sub-clause (1)."
>
> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (2) in para (a), the words "with the Federal Government or

[Mr. Chairman]

any Provincial Government or Parliament or a Provincial Assembly or with any public servant as such" be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (2) in para (c) the words "dishonestly or fraudulently" occurring in the first line be omitted."

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3) the word "of" occurring after the word "trial" in the first line, be substituted by the word "for"."

"That in Clause (3) of the Bill, sub-clause (4) be omitted."

"That in Clause (3) of the Bill, sub-cluse (4) be substituted by the following :

'(4) A person, who is convicted of an offence punishable under sub-section (1), shall be disqualified, until the holding of the next general elections to the National Assembly, from being elected or chosen as, and from being a member of Parliament or of a Provincial Assembly'. "

Malik Mohammad Akhtar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میری پہلی ترمیم کا مقصد بھی اور غالباً دوسری کا بھی یہی ہے کہ اس بل کی ڈرافٹنگ غلط ہوئی ہے اس کی اصلاح کی جائے - آپ کلاز ۳ کو دیکھیں کہ اس کے مارجنل ہیڈنگ میں مس کنڈکٹ کے پڑھنے کے بعد یہ ذہن میں آتا ہے کہ یہ مس کنڈکٹ کی تعریف کی گئی ہے ، تشریح کی گئی ہے - جب آپ آگے عبارت پڑھتے ہیں تو سزا درج ہے - ظاہر ہے آپ کسی جرم کی تعریف کرتے ہیں اس کے بعد ہی کسی جرم کی نمبر کا اطلاق ہوگا اس کے بعد ہی آپ کہیں گے کہ اگر کسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا تو اس کی سزا یہ ہو گی - پہلے بتا دیں گے مس کنڈکٹ کی تعریف کی بجائے جہاں اس کی سزا ہونی چاہئیے وہاں اس کی تعریف کر دی ہے - میں نے یہ گذارش کی ہے کہ اس کلاز نمبر ۱ کو ۲ کی جگہ رکھا جائے اور ۲ کو ایک کی جگہ پر رکھی جائے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ مس کنڈکٹ کیا ہے - اور اس کے بعد البتہ سزا تجویز کی جائے - اس کے بعد سب کلاز ۲ کے پیرا الف میں میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ چھٹی لائن میں پرسن کے بعد جتنے الفاظ ہیں حذف کئے جائیں -

"with the Federal Government or any Provincial Government or Parliament or a Provincial Assembly or with any public servant as such."

یہ میں نے اس لیے لکھی ہے کہ باقی عبارت سے یہ عبارت جدا ہے - مجھے معلوم نہیں اور میں انگریزی زبان کا فاضل بھی نہیں ہوں لیکن معاملے کی سوجھ بوجھ رکھتا ہوں - میں نے سمجھنے کی کوشش کی ہے - لیکن تمام پیراگراف کے معنے کیا بنتے ہیں - اس عبارت میں یہ الفاظ شامل کر کے کیا مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے - اگر یہ الفاظ جن کو حذف کرنے کے لیے میں نے کہا ہے اس سب کلاز کے کیا معنی بنتے ہیں میں اس کو پڑھے دیتا ہوں -

> "3. (2) (a) if he accepts or obtains or agrees to accept or attempts to obtain from any person for himself or for any other person any illegal gratification as a motive or reward for doing or for bearing to do any official act or for showing or for bearing to show, in the exercise of his official functions, favour or disfavour to any person, or for rendering or attempting to render any service or disservice to any person."

یہاں تک تو مس کنڈکٹ کی تعریف ٹھیک ہے لیکن یہ الفاظ جو ہیں :

> "......with the Federal Government or any Provincial Government or Parliament or a Provincial Assembly, or with any public servant, as such."

یہ میں نہیں سمجھ سکا کہ اسکا مطلب کیا ہے - اگر یہ کام فیڈرل گورنمنٹ سے کرا کر دیں یا پروانشیل اسمبلیوں سے کرا کر دیں تو اسکی عبارت اس طرح نہیں ہونی چاہئے - پہلے حصے کا اور دوسرے حصہ کا کوئی تعلق نہیں ہے -

جناب چیئرمین ! شق ۳ میں گذارش یہ ہے کہ پیرا سی میں پہلی سطر میں دو الفاظ مس کنڈکٹ اور فراڈو لینٹلی کو حذف کیا جائے وکالت کا مقتدی بھی جانتا ہے تعزیرات پاکستان میں مس اپراپری‌ایشن کی تعریف دی گئی ہے - اس تعریف کے اندر یہ دو الفاظ شامل ہیں - فراڈولینٹلی ڈس ہونیسٹی شامل ہے -

ملک محمد اختر : جناب will explian it ہی دو الفاظ ہیں جنہیں شامل کیا گیا ہے -

خواجہ محمد صفدر : تب ہی غلط ثابت ہوا ہے مجھے شک تھا کہ وزیر صاحب نے ہی یہ غلطی کی ہے ورنہ دفتر والوں نے ٹھیک لکھا تھا میں نے اس کو اس طرح بنا دیا ہے کہ مس اپراپری ایشن کی تعریف یہ ہے اور تعزیرات پاکستان میں ڈس ہونسٹی شامل نہیں ہے -

جناب والا ! آگے چل کر اسی کلاز ۳ کی سب کلاز ۳ میں میں نے یہ عرض کیا ہے کہ پہلی لائین میں In any trial of an offence کی بجائے In any trial for an offence ہونا چاہیے trial accused کا ہوتا ہے - In any trial an accused وہ تو ٹھیک

[Khawaja Mohammad Safdar]

ہے - انگریزی ہو گی - لیکن جب offence کی بات کریں گے تو In any trial for an offence انگریزی کی بات ہے - گرامر کی بات ہے - اور میں خود بھی لائق نہیں ہوں اور میری بات یہ مانیں گے بھی نہیں - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈرافٹنگ کی غلطی ہے - یہاں In any trial of an offence کی بجائے In an trial for an offence ہونا چاہیے - اگر accused ہوتا پھر 'of' ہونا چاہیے تھا - یہاں چونکہ 'offence' لکھا گیا ہے جرم سے متعلق ہے ، اس لئے 'for' درست انگریزی ہو گی - 'of' درست انگریزی نہیں ہے -

اس سے آگے چل کر میں نے اس ضمن میں یہ درخواست کی ہے ، جو میری آخری دو ترمیمیں ہیں - وہ سب کلاز ۴ میں ہیں - پہلے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس کلاز ۴ کو حذف کر دیا جائے - میں اس مسئلے پر پہلے بھی عرض کر چکا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ جو بات محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمائی ہے میرا ذہن اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ موجودہ اسمبلی اپنے اوپر قانون کے تحت ڈس کوالیفیکیش عائد کر سکتی ہے - "Any disqualifications imposed by law" آئین میں لکھا ہوا ہے - یہ ڈس کوالیفیکیشن نہیں ہے - یہ بھی جرم ہے - اس کی تو سات سال سزا ہے - محترم وزیر صاحب ڈس کوالیفیکیشن کی بات کر رہے ہیں - یہ ڈس کو الیفیکیشن نہیں ہے - اس کی سات سال سزا ہے کلاز ۳ سب کلاز ۱ میں سات سال سزا ان جرائم کی رکھی گئی ہے - ڈس کوالیفیکیشنز نہیں ہے - اگر محترم وزیر قانون کا کہنا مان بھی لیا جائے کہ موجودہ نیشنل اسمبلی اور موجودہ صوبائی اسمبلیوں کے اراکین پر کسی قسم کی ڈس کوالیفیکیشن یا نااہلیت کا اطلاق نہیں ہو سکتا ، بالفرض محال یہ مان لیا جائے کہ ڈس کوالیفیکیشن نہیں جرم ہے - اس لئے کوئی اسکو بھی قانون سے مستثنیٰ نہیں قرار دے سکتا کہ اس نے جرم تو کیا ہے ، لیکن اس پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا -

Mr. Chairman : What does this last proviso mean ? It reads :

> "Provided that an holder of representative office who is tried for an offence punishable under this section shall not be proceeded against......"

خواجہ محمد صفدر : میں پڑھے دیتا ہوں جناب -

> "......who is convicted for an offence punishable under sub-section (1) shall be......"

Mr. Chairman : No, no, please read out the last proviso.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir. It reads :

> "Provided that a holder of representative office who is tried for an offence punishable under this section shall not be liable to be proceeded against under the Parliament and Provincial Assemblies (Disqualification for Membership) Act, 1976."

وہ ابھی ہمارے سامنے آتا ہے -

Malik Mohammad Akhtar : This is another Act, Sir.

وہ ایک ایڈیشنل سیف گارڈ ہے - وہ ابھی ایکٹ بنا نہیں ہے - ویسے یہ بھی غلطی ہے - وہ ایکٹ ابھی بنا نہیں اور ہم اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ایکٹ ہے -

Mr. Chairman :

> "Provided that a holder of representative office who is tried for an offence punishable under this section shall not be liable to be proceeded against under the Parliament and Provincial Assemblies (Disqualification for Membership) Act, 1976."

ملک محمد اختر : وہ آ رہا ہے سر ! نیکسٹ آئٹم ایجنڈے پر وہی ہے -

خواجہ محمد صفدر : وہ بھی گنجائش رکھی گئی ہے - وہ بھی غلطی ہے - ایکٹ موجود ہو تو اُسے ایکٹ کہتے ہیں - ایکٹ موجود نہ ہو تو اُسے ایکٹ کیسے کہا جا سکتا ہے - بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بجائے اس کے کہ اس طرح مستثنیٰ قرار دیا جائے، میں نے یہ تجویز کیا ہے - سپلیمنٹری لسٹ میں میری ترمیم ہے جسے میں پڑھ بھی چکا ہوں خواہ وہ موجودہ نیشنل اسمبلی کا ممبر ہو یا صوبائی اسمبلی کا، اس پر اس قانون کا اطلاق ہو گا - وہاں اسکی نفی کی گئی ہے، میں نے مثبت کر دیا ہے - اتنا فرق رکھا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان خامیوں کے پیش نظر جو کہ بڑی واضح ہیں، سامنے ہیں، محترم وزیر قانون کو میری ان ترامیم کو قبول کر لینا چاہیے -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, the matter is very simple. I have already referred to Article 271 of the Constitution relating to the disqualifications of the Members of the National Assembly, Article 272 relating to the disqualifications of the Members of the Senate and Article 273 relating to the disqualifications of the Members of the Provincial Assemblies, and I consider that in view of those provisions we had to exempt the sitting Members and Senators. Sir, as far as the other disqualification law which is coming, is concerned, naturally we would like to disqualify a person under one law and not under both the laws. Therefore, I consider that all the amendments later made by honourable Senator Khawaja Mohammad Safdar, for whom I have got great regard, do not fit in at all and I am unable to agree with him.

Then, Sir, he has taken an objection for adding the words "if he 'dishonestly or fraudulently' misappropriates or otherwise converts for his own use any property entrusted to him......". Sir, supposing there is a Minister, he uses the telephone unknowingly and the call is such which cannot be termed as official call. Are we going to punish him for seven years ? No. In that case these words "dishonestly or fraudulently

[Malik Mohammad Akhtar]

misappropriates" would come to his rescue. So, Sir, this was a flaw in the old Law and all the Laws which exist on this subject and we had to do it after a lengthy debate with the persons who were at drafting and who were not prepared to accept these significant words. We had to debate with them and after a lengthy debate of one hour we came to the conclusion that this must be done otherwise anybody could be removed and punished for any simple omission. So these words had to be added. As far as making the misconduct first and punishment after or punishment first and misconduct after are concerned, those things are immaterial and I need not reply them.

Mr. Chairman : The question before the House is :

"That in Clause 3 of the Bill, sub-clause (1) be renumbered as sub-clause (2) and sub-clause (2), be re-numbered as sub-clause (1)."

Second is :

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (2) in para (a), the words "with the Federal Government or any Provincial Government or Parliament or a Provincial Assembly or with any public servant as such", be omitted."

Third is :

"That in Clause 3 of the Bill, sub-clause (2) in para (c) the words "dishonestly or fraudulently" occurring in the first line, be omitted."

Fourth is :

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (3) the word "of" occurring after the word "trial" in the first line, be substituted by the word "for"."

Fifth is :

"That in Clause (3) of the Bill, sub-clause (4), be omitted."

And the sixth is :

"That in Clause 3 of the Bill, sub-clause (4), be substituted by the following :

'(4) A person, who is convicted of an offence punishable under sub-section (1), shall be disqualified, until the holding of the next

general elections to the National Assembly, from being elected or chosen as, and from being a member of Parliament or of a Provincial Assembly'."

(*The motion was rejected*)

Mr. Chairman : The amendments are lost.

Now, the question before the House is :

"That Clause 3 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 3 forms part of the Bill. There is no amendment to Clause 4. I will put the question.

The question before the House is :

"That Clause 4 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 4 forms part of the Bill. There is an amendment to Clause 5. Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Chairman : The amendment is not moved.

Therefore, the question before the House is :

"That Clause 5 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 5 forms part of the Bill. Now, there is an amendment to Clause 6.

خواجہ محمد صفدر : موو تو نہیں کرتا ۔ لیکن کچھ عرض کروں گا ۔ جناب چیئرمین ! کلاز ٦ کی مخالفت اور اسے حذف کرنے کے لیے میں اپنے دلائل اس سے پیشتر بھی پیش کر چکا ہوں ۔ اس سلسلے میں میں مزید صرف اتنی گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر قانون مجھے کوئی ایسا قانون تعزیر بتائیں جس میں معیاد مقرر کی گئی ہو کہ اس معیاد کے بعد یہ تعزیر عاید نہیں کی جا سکے گی ۔ ایک گناہ ، ایک جرم اگر ہوا ہے ۔ تو ظاہر ہے کہ اس کی سزا ملزم کو بھگتنی ہو گی ۔ اگر متعلقہ عدالت یہ سمجھے کہ اس شخص سے وہ جرم سرزد ہوا ہے اور معقول شہادت عدالت کے سامنے پیش

[Khawaja Mohammad Safdar]

کی جا چکی ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نئی طرح ڈالی گئی ہے کہ قانون تعزیر میں میعادیں مقرر کی گئی ہیں - بہتر ہوگا کہ محترم وزیر قانون مجھ سے اتفاق کرتے ہوئے اس کلاز کو حذف کر دیں اور جو بددیانت لوگ ہیں - جنہوں نے خیانت کی ہے - وہ جب بھی عدالت کے سامنے آئیں ان کی بددیانتی کا پتہ چلے - ان کی خیانت کا پتہ چلے تو وہ قابل مواخذہ ہوں بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ جو لوگ اس ملک میں خیانت کر کے دولت حاصل کر رہے ہیں وہ اگر مر بھی جائیں تو ان کی اولاد کو بھی قابل مواخذہ تصور کرنا چاہیئے - قید کی صورت میں نہیں البتہ جو نقصان ان کے والد نے اس دولت خدا داد پاکستان کو پہنچایا تھا اس کی واپسی کی صورت میں -

جناب چیئرمین ! بات کرنی ہی پڑتی ہے - آپ کو معلوم ہے - سی - ای - گبن بڑے اچھے پارلیمینٹیرئین تھے - وہ ۱۹۵۹ء کے قانون کے تحت ایبڈو کیے گئے - ان کے خلاف جرم کیا تھا ؟ ان کے خلاف جرم یہ تھا کہ ان کی بیگم صاحبہ جو کہ بیمار تھیں آن کے لیے انہوں نے زرمبادلہ حاصل کیا قانونی طور پر سٹیٹ بینک آف پاکستان سے درخواست دے کر - لیکن ان کے خلاف جرم یہ تھا کہ انہوں نے اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ زرمبادلہ حاصل کیا - چاہیئے یہ تھا کہ وہ اپنی بیگم صاحبہ کا علاج ملک کے اندر کراتے - اس کی بناء پر ان کو ڈس کوالیفائی کیا گیا - ان کو ایبڈو کیا گیا وہ مجرم ٹھہرے - اور آج جو لوگ ! اس ملک کی دولت کو ہڑپ کر رہے ہیں ان کو یہ کہا جائے کہ اچھا صاحب آپ وزارت سے علیحدہ ہو جائیے - آپ وزارت چھوڑ دیجئے اور تیس دن کے بعد آپ قابل مواخذہ نہیں ہوں گے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک کے ساتھ حد درجہ زیادتی ہے اور اس قسم کا قانون جس کا بڑا چرچا ہو رہا ہے یہ ایک سراب ہے - یہ ایک دھوکہ ہے -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I would only answer my friend in two words. I would inform him that the ordinary law of the land is applicable and whenever any corruption would be discovered, the holders of representative offices are liable to action. But as far as this particular law is concerned, we cannot make it beyond his official capacity which is going to be terminated at a certain stage. How can you make this law applicable to him in exception to other laws? So, there is some sort of misunderstanding. The person shall be punishable if he is found guilty and as far as trial under the present law is concerned, it will go with the tenure of the holder of the office.

Mr. Chairman : Now I put the question. The question before the House is :

"That Clause 6 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 6 forms part of the Bill. No amendment to clause 7. So I put the question.

The question before the House is :

"That Clause 7 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : Clause 7 forms part of the Bill. Well, this relates to accused being competent to be his own witness.

Khawaja Mohammad Safdar : Competent witness in certain cases.

Mr. Chairman : Now there is an amendment to Clause 1.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> "That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (2) a full stop be added after the word Pakistan and the subsequent words be omitted."

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (2) a full stop be added after the word Pakistan and the subsequent words be omitted."

Malik Mohammad Akhtar : It is opposed, Sir, otherwise this Bill will become infructuous.

Mr. Chairman : You want these words to be omitted ; 'it extends to the whole of Pakistan and applies to all holders of representative offices wherever they may be.'

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir.

جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ہم اتنا کہیں گے کہ اس بل کا یا اس قانون کا اطلاق سارے پاکستان پر ہوگا تو اس میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے پاس پاکستان میں اس قسم کے عہدے ہیں جو کہ انتخابات کے نتیجے کے طور پر ان کو ملتے ہیں - اس لیے جو آخری الفاظ ہیں جن کو حذف کرنے کے لیے میں نے کہا ہے وہ در اصل غیر ضروری ہیں - میرے پاس یہ سابقہ قوانین موجود ہیں - کسی میں بھی یہ عبارت درج نہیں کی گئی - جہاں تک مجھے یاد ہے - جناب چیئرمین ایک

[Khawaja Mohammad Safdar]

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ اس کو دیکھیں تو آل ہولڈرز آف ریپریزینٹیٹو آفیسیز تو کسی حد تک پورا تو نہیں کہتا ۔ لیکن کسی حد تک یہ کلاز ۲ سے بھی متصادم بھی ہو جاتا ہے ۔ جہاں کہ ہولڈرز آف دی پریزینٹیٹو آفسز ڈیفینیشن کی گئی ہے ۔ کسی حد تک پوری نہیں ۔

Mr. Chairman : There is a gentleman to be proceeded against, and in the meantime he runs away to U.K. or he is not in Pakistan, but he is still liable to be prosecuted. That is want I think.

خواجہ محمد صفدر : بندہ نواز ! وہ میں عرض کرتا ہوں ۔ اس کے متعلق قانون ہے ۔ ممالک کے ساتھ ہمارے ایکسٹرا ڈیشن کے معاہدات ہیں جن کے ساتھ نہیں ہیں ۔ وہاں سے ہم ملزم کو پکڑ کر نہیں لا سکتے ۔

جناب چیئرمین : وہ تو اور بات ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : اس قانون کے تحت بھی ۔

جناب چیئرمین : میں جو سمجھتا ہوں ایکٹ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو قابل مواخذہ ہے ۔ وہ جرم کر لے اور پھر وہ سمجھے کہ وہ مجھے پکڑتے ہیں ۔ وہ یہاں سے افغانستان چلا جائے ۔ امریکہ چلا جائے ان کا مطلب یہ ہے It applies to Pakistan اور وہ شخص جس کے برخلاف کارروائی کی جانی ضروری سمجھی جاتی ہے ۔ جہاں بھی وہ ہے ۔ وہ قابل مواخذہ ہے ۔ That is what I understand

خواجہ محمد صفدر : سارے قوانین سارے پاکستانیوں پر لاگو ہوتے ہیں ۔ اگر انہوں نے پاکستان کے اندر جرم کیا ہے ۔ مثلاً سیٹھ عابد کا کیس لیجیے وہ یہاں سے بھاگ گیا ۔ اخبارات میں آیا ہے اور سنا ہے کہ وہ انگلستان میں ہے ۔

جناب چیئرمین : اگر پاکستان میں جرم کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جی جرم پاکستان میں کیا ہے ۔

جناب چیئر مین : لیکن پاکستان کا جو ہولڈرز آف ری پریزینٹیٹو آفس ہے ۔ اس نے کہیں اور جگہ جرم کیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس پر بھی اس قانون اطلاق ہوگا ۔ یہ حاوی کرنا چاہتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : جن ممالک کے ساتھ ہمارے ایکسٹرا ڈیشن کے معاہدات ہیں ۔ وہاں سے تو ہم ملزم کو لا سکتے ہیں ۔ جن کے ساتھ نہیں ہیں وہاں سے نہیں لا سکتے ۔ خواہ اس قانون کے تحت ہوں یا کسی اور قانون کے تحت ہوں میری مراد یہ ہے ۔

جناب چیئرمین ! کس طرح سے وہ لائیں ۔ یہ تو ان کا سر درد ہے ۔ اگر وہ پاکستان سے چلا بھی جائے یہ اس پر حاوی ہو ۔ کیسے بلائیں ۔ کیسے اس کو ایکسٹرا ڈیشن کے نیچے لائیں گے ۔ مقدمہ چلائیں گے ۔ یہ تو ان کا سر درد ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : وہ میں عرض کر رہا ہوں کہ پاکستان پینل کوڈ میں ہم لوگوں کو دوسرے ممالک سے لا سکتے ہیں بشرطیکہ ان ممالک سے معاہدے ہو گئے ہوں اور یہ علیحدہ بات ہے کہ ان ممالک سے ہمارے معاہدے نہ ہوں ۔

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I consider that you have explained what is our difficulty. Whatever amendments are brought and suggestions made, we discuss much more than those when we are drafting the laws. We try to bring in a law which is complete and perfect as far as possible.

Mr. Chairman : The question before the House is :

> "That in Clause 1 of the Bill, in sub-clause (2), a full-stop be added after the word "Pakistan" and the subsequent words be omitted."

(*The motion was rejected*)

Mr. Chairman : The question before the House is :

> "That the Preamble, Title and Clause 1 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : That completes the second reading.

Malik Mohammad Akhtar : I beg to move :

> "That the Bill to make effective provision for the prevention of misconduct amongst holders of representative offices. [The Holders of Representative Offices (Prevention of Midconduct) Bill, 1976], be passed."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

> "That the Bill to make effective provision for the prevention of misconduct amongst holders of representative offices. [The Holders of Representative Offices (Prevention of Misconduct) Bill, 1976], be passed."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Kamran Khan : Opposed.

Maulana Shah Ahman Noorani Siddiqi : Opposed.

ملک محمد اختر : یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وزارت قانون کی بڑی طاقت ہے -

جناب چیئرمین : آج خواجہ صاحب نے وزارت خزانہ بھی ان کے حوالے کر دی ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب چیئرمین پری وینشن آف مس کنڈکٹ کا بل اس وقت پیش نظر ہے کہ ممبران قومی اسمبلی ، صوبائی اسمبلی یا ممبران پارلیمنٹ اگر کسی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور جس کا تعلق ان کے اس عہدے سے ہے یا اس عہدے سے ناجائز منفعت حاصل کرتے ہیں تو یہ تعزیر کے قابل ہے اور اس کی سزا سات سال تک ہو سکتی ہے یہ اس کا خلاصہ ہے اور ذاتی طور پر حزب اختلاف کی نشستوں پر جو لوگ بیٹھے ہیں ، وہ یہ سمجھتے ہیں اور میں بھی ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا قانون ہونا چاہیے کہ وہ عناصر یا وہ طبقہ جو قوم کی نمائندگی کرتا ہے اس کو ان گندگیوں اور آلائشوں سے پاک ہونا چاہیے اور معاشرے کی تطہیر کے لیے ممبران پارلیمنٹ کو اپنی ذمہ دارانہ صلاحیتیں جو ہیں ان کو ذمہ دارانہ طور پر استعمال کرنا چاہیے ظاہر ہے کہ کسی ایسے قانون کا ہونا ضروری ہے جہاں ان کی حد معین کر دی جائے کہ وہ کسی قسم کی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں -

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کسی ایسی غیر ذمہ دارانہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں کہ معاشرے میں ان کی وجہ سے کسی قسم کی گندگی نہ پھیلے اور اس کے لیے یہ قانون لایا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ قانون پر اصولی طور پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا اور اگر اس قسم کا قانون آتا ہے کہ جو لوگ اس قسم کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں ان کو یقیناً اس کی سزا دینی چاہیے جس سے پورا معاشرہ عبرت حاصل کرے اور وہ آئندہ کے لیے قوم کی رہنمائی اور نمائندگی نہ کر سکیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس قانون میں وزیر اعظم کو استثناء دیا گیا ہے یہ جو قانون بن رہا ہے یہ کسی ایک شخصیت یا کسی ایک فرد واحد کے لیے نہیں ہے انشاء اللہ اس ملک میں پارلیمنٹ آتی رہے گی اور بنتی رہے گی اور انتخابات ہوتے رہیں گے ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی منتخب ہوتے رہیں گے اور یہ قانون ہمیشہ کے لیے بن رہا ہے کسی ایک فرد واحد کے لیے یا کسی شخصیت کے لیے نہیں کسی ذات کے لیے نہیں لیکن اس قانون کی روح کو اگر دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسلامی روح کے بھی منافی ہے -

ملک محمد اختر : اسلامی روح کے منافی ہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اسلامی روح کے منافی ہے کیونکہ اسلام نے اگر کسی شخص کو تحفظ دیا ہے تو اس کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے اور وہ صرف اس بنیاد پر تو دیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہے ، اس کے کچھ حقوق ہیں لیکن اگر وہ کوئی جرم کرتا ہے یا کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس کو کسی قسم کا تحفظ حاصل نہیں ہے خواہ وہ خلیفہ وقت ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ وہ گورنر ہو لیکن اس بل میں جو بھی وزیر اعظم ہوگا اس کو تحفظ حاصل ہے جو بھی وزیر اعلیٰ ہے اس کو تحفظ حاصل ہے اس میں صرف اتنی بات کہی گئی ہے کہ صاحب وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد آ سکتی ہے اور وزیر اعلیٰ کے خلاف بھی آ سکتی ہے ۔ تو جناب چیئرمین ! تحریک عدم اعتماد کی وجہ سے وہ اپنے منصب سے معزول ہو سکتا ہے لیکن جس جرم کا اس نے ارتکاب کیا ہے اس کی سزا تو اسے نہیں دی گئی اگر ممبران قومی اسمبلی ہے ، ممبران سینٹ ہے یا ممبران صوبائی اسمبلی ہے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو ان کو سزا دی جاتی ہے لیکن اگر وزیر اعظم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ جرم بھی بڑا ہوگا کیونکہ وہ وزیر اعظم ہے ۔ اگر گھپلا کیا ہے تو بڑا گھپلا کیا ہے کیونکہ وہ اگزیکٹو ہیڈ ہے اور اگر کھایا ہے تو اتنا کھایا ہوگا جتنا پوری قوم مجموعی طور پر بھی نہیں کھا سکتی ۔

Malik Mohammad Akhtar : I am sorry.

میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ شائستہ اور اچھے طرز سے بھی باتیں کر سکتے ہیں یہ کیا بات ہے کہ کھایا ہوگا ۔ زیادہ تیزی نہ دکھائیے ذرا اعتدال سے بولیں میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں بلکہ ان دونوں بلوں میں تو ہمارا طرز یہ ہونا چاہیے کیونکہ مس کنڈکٹ ریموو کرنے کے لیے یہ بل پیش کر رہے ہیں آپ ذاتیات ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ذاتیات پر تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر : طرز تکلم ذرا ماڈریٹ رکھیے کوئی بات نہیں ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا قانون مستقلاً بن رہا ہے کسی ایک فرد واحد کے لیے نہیں ہے ۔ مستقبل کے لیے قانون ہے اور آنے والے دور میں وزیر اعظم آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے ، وزیر اعلیٰ آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے اور یہ سب کے لیے قانون بن رہا ہے ۔ اسمبلی ممبران آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے اور اگر کسی قسم کا گھپلا ہوگا تو اس کے لیے قانون بن رہا ہے کسی فرد یا شخصیت کے لیے نہیں بن رہا ہے کسی ایک فرد واحد کے تحفظ کے لیے نہیں بن رہا ہے ۔ خود وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ مستقلاً طور پر مستقبل کو پیش نظر رکھ کر اس پر گفتگو کی جا رہی ہے ۔

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

تو میں نے یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب والا ، بحیثیت وزیر اعظم وہ ایگزیکٹو ہیڈ ہوتا ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ اختیارات کا حامل ہوتا ہے - ان کے پاس ایبسولیوٹ پاورز ہوتی ہیں اور ایبسولیوٹلی کرپٹ بھی ہو سکتی ہیں اس لیے اس کو زیادہ سے زیادہ سزا دینی چاہیے تھی کیونکہ اگر ممبران اسمبلی کو سات سال کی سزا دی جاتی ہے تو وزیر اعظم کے لیے بھی سزا ہوتی ہے اور اس کو بر طرف کرنے کے لیے تحریک عدم اعتماد آتی اور باقاعدہ اس پر مقدمہ چلایا جاتا اور سات سال کی بجائے دس سال کی سزا دینی چاہیے تھی - لیکن ایسا نہیں کیا گیا ہے اس لیے اس بل کی کوئی افادیت نہیں ہے کیونکہ ممبران قومی اسمبلی اور ممبران صوبائی اسمبلی پر مقدمے چلیں گے اور ظاہر ہے کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کی اجازت سے چلیں گے اور وزیر اعظم کی اجازت سے چلیں گے اور اس کے ذریعے سے انتقامی کارروائی ان لوگوں کے خلاف کی جائے گی جو ناپسندیدہ قرار دیے جاتے ہیں اور خصوصی طور پر انتقامی کارروائی ان لوگوں کے خلاف کی جائے گی جو حزب اختلاف سے متعلق ہیں - اس لیے انہوں نے یہ بل وضع کیا ہے اس کی اور کوئی افادیت نہیں ہے -

Mr. Deputy Chairman : Yes, Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Sir, we have been hearing a lot about the reforms in this field or that field and for a change. Now we are hearing about rooting out corruption from the body politic of the country, and I think it is very good. Sir, in the Bill illegal gratification has been defined and the definition is there, and for that matter, I don't want to waste the time of the House with the acception of illegal gratification of valuable things and property and all that. But Sir, there are other forms of corruption also which are very rampant these days. Those forms probably will not come under the provisions of this law. People getting permits, licences, agencies, depots which is a very lucrative business in the country today, and under this law no body can be punished for obtaining cement agencies or sugar depots and things like that on account of his being member of the Assembly or the Senate or the Provincial Assemblies. So, Sir, if the intention was to root out corruption entirely, those forms of corruption also should have been brought into this law. A punishment has been prescribed seven years imprisonment in the law for offences committed under this law and if the Member ceases to be a member and if a Minister resigns or ceases to be a Minister then he can go scott free. Sir, this shows that the Government is not serious about rooting out corruption. If it had been, then the offence committed, as the Leader of the Opposition has pointed out in his amendment remains an offence for ever and doesn't become barred by time. So, Sir the intention of the Government appears to be not to root out corruption but to put the members of their own party or the members of the Assembly and the Senate into state jacket and to pressurize the Opposition also. If the Government had brought had brought about a comprehensive law with the intention to root out corruption and without exempting any personality,

I assure you Sir, that you won't have found the Opposition not supporting such a Law. But Sir, this doesn't seem to be the intention of this present law and that is why the Opposition is not going to support it. With these few points I oppose this Bill.

Mr. Chairman : Thank you. Yes, Mr. Kamal Azfar.

Mr. Kamal Azfar : Sir, I think the speeches that have been made on this very important legislation before this House were based on hypothesis and speculations that the law will be used for certain parties and that there will be *malafide* exercise of the power under the statute. This is a role perhaps if not oracle of the Dolfies in the prophet of doom that necessarily such laws will be misinterpretted and misused which I think firstly is hypothetical and it is premature because this kind of allegation cannot be made at this stage until the law has actually come into force. So, I think this law is based on very important principles for the country as a whole and people are elected, they are representatives of the people and it is their duty to serve the people and not their own selves or take benefits for themselves. If we have to root out corruption in the country then finally we have to find system of inspection on the highest political authorities also, and the members of the Parliament and the Ministers, so that they can also be subjected to scrutiny, so that the root problem in the country, the problem of corruption can be tackled effectively. Since this is the Quaid-i-Azam centenary, you would do well to recall that Quaid-i-Azam himself in his speech in the Constituent Assembly in 1947 had specified corruption to be one of the major problems facing the body politic of the country. For these reasons I support this Bill.

Mr. Deputy Chairman : Thank you Afzal Khan Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, in my humble opinion I think, this is the first time that a Bill of this kind has been brought in any forum, whether it is Provincial Assembly or the Parliament, and in this particular case we are talking about the Parliament. Sir, it is the most effective check or curb on misconduct being committed by people at the very high levels. Normally Sir, I laws been made in the past, like Anti-corruption laws and other laws of this nature, which would have normally dealt, and they were normally dealing with the people at the lower levels, and of course that resulted in certain scandles, in certain cases of corruption and misconduct and bribery at higher levels. Sir, it is about time that the Government did make certain amendments with regard to these people who by virtue of their being members of the Parliament or Assemblies or Federal Ministers or State Ministers are definitely in a position where is will be very difficult to catch them by virtue of ordinary laws unless we have some thing more specific passed by the Parliament. Now, Sir, we had examples in the past, though we call those days the colonial days, but the people are at the helm of affairs that is to say the then District Magistrates, the Commissioners or the S. Ps. and for that matter the Governors were honest and strictly honest in the true sense of the word, all their subordinates had to take example from their honesty and not only examples but they were afraid that they would be caught by a person who is himself incorruptible. So, Sir, to curb corruption, to curb misconduct and bribery and all these evils practices, I think it is absolutely necessary that we must have laws to catch up those who are in far superior position, in a very high position of influence and power. So, I think it will go

[Mr. Afzal Khan Khoso]

towards checking and rooting out corruption at these very high leves. I welcome the Bill and fully support it.

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Yes, Mr. Nargis Zaman Khan Kinani.

جناب نرگس زمان خان کیانی : جناب ڈپٹی چیئرمین ! قابل تعریف بات ہے کہ عوامی حکومت کی جانب سے عوامی نمائندوں کے خلاف یہ بل اس معزز ایوان میں زیر غور ہے ۔ اس بل کے ذریعے عوامی نمائندوں کو عوام کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا ۔ اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس قسم کا بل اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ عوامی نمائندے بجائے اس کے کہ اپنی پوزیشن اور اپنے اقتدار کی وجہ سے ملک کے اندر لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرتے رہیں ، وہ اپنی عوام کی خدمت کریں اور ان کے سامنے اپنے کردار کا عملی نمونہ پیش کریں اور یہ ثابت کریں کہ اگر کوئی عوامی نمائندہ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرتا ہے اور ہر قسم کی بد عنوانی کرتا ہے تو وہ قانون کی زد سے نہیں بچ سکتا ۔ اور وہ عوام کے سامنے جواب دہ ہو گا ۔

میرے دوست کامران خان نے فرمایا ہے کہ یہ بل نہایت کمزور بل ہے کیونکہ ڈپوؤں ، پرمٹوں یا دیگر جو ایجنسیاں حاصل کرنیوالے ہیں ان پر یہ حاوی نہیں ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی بھی کوئی بد عنوانی ڈپو کی شکل یا پرمٹ کی شکل میں یہ ایجنسی کی شکل میں ہو ، جس شکل میں بھی ہو وہ اس میں آتی ہے ۔ اور وہ لوگ مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔ جناب چیئرمین اس کے ساتھ میں اس بل کی پوری حمائت کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینٹر عبدالطیف انصاری ۔

جناب عبدالطیف انصاری : جناب چیئرمین! جیسا کہ اس بل کے متعلق وزیر قانون صاحب فرما چکے ہیں کہ معاشرے کو پاک صاف کرنے کے لیے اور ملک سے بد عنوانی کے خاتمے کے لیے لایا گیا ہے اور یہ خاکہ نہ صرف معمولی حد تک ہے بلکہ اس میں پارلیمنٹ کے ممبروں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کے اندر بھی ایسے اشخاص نہ ہوں جو کوئی بد عنوانی کر سکیں ۔ اس موجودہ عوامی حکومت نے جہاں بہت ساری اصلاحات نافذ کی ہیں اور بہت سارے قوانین نافذ کیے ہیں معاشرے کی بہتری کے لیے وہاں پر یہ قانون بھی پیش کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں پر ہماری عوامی حکومت ملک میں استحصال کا خاتمہ چاہتی ہے تو وہاں یہ ایک بہتر مثال ہو گی کہ ہمارے ملک کے اندر بھی کوئی ایسی کلاس پیدا نہ کی جائے جو کہ پری ویلجڈ کلاس ہو اور جس کو یہ مراعات حاصل ہوں کہ خود

تو بد عنوانی کرے لیکن دوسرے لوگوں پر اس بات کا چیک ہو - میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ بہت ہی بہتر کیا ہے کہ عوامی نمائندوں پر بھی قانون نافذ کیا ہے - کہ وہ بھی اس معاشرے کو پاک رکھیں -

میرے حزب اختلاف کے دوستوں نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب اس کا صحیح جواب دے چکے ہیں جہاں تک وہ کہتے تھے کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کو بھی اس قانون میں شریک کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب کا یہ جواب بہتر تھا کہ بد عنوانیوں کو چیک کرنے کے لیے ان کو یہ اختیار ہونا چاہیے - جب وہ ایگزیکٹو ہیں - تو وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں - اور وہ اس قانون کو بہتر طور پر چلانے کے لیے کافی ہیں کہ وہ محسوس کریں کہ وہ ریفرینس کریں اگر بد عنوانیاں ہوں ، اگر اس قانون میں ان کو بھی شریک کیا جائے تو اس قانون کو چلانے کے لیے ہم کسی ایجنسی کے ہاتھ میں دے دیں ؟ تو ہم سمجھتے ہیں - اس طرح صحیح طریقے سے نشان دہی نہیں ہو سکے گی جب ہم نے ان کو اپنا لیڈر منتخب کیا ہے اور انتخابات کے ذریعے وہ لیڈر منتخب ہوئے ہیں تو ان کے ہاتھ میں یہ اختیارات ہونے چاہیں اور ہم جتنے ممبران ہیں ہم ان کے احکامات کی تعمیل کریں - اس کے ساتھ ہی میں سمجھتا ہوں کہ ہم عوام کو بتا سکتے ہیں کہ یہ قانون صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو بد عنوانیاں کرتے ہیں - اس قانون کے ذریعے ممبران پارلیمنٹ بھی گرفت میں آ سکتے ہیں - اگر وہ بد عنوانیاں کریں تو وہ مستثنیٰ نہیں - ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

Malik Mohammad Akhtar : Sir, may I wind it up ?

Mr. Deputy Chairman : Yes :

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I consider that a lot of debate has taken place, and I consider that the Prime Minister and Chief Ministers are the elected federal and Provincial Heads and they are the only persons who can be entrusted with the powers to entail or initiate the process of prosecution and proceed in the matter. This is the major cause, why they have been exempted and I consider the debate does not need any more clarification.

Mr. Deputy Chairman : Now I put the question to the House.

The question before the House is :

> "That the Bill to make effective provision for the prevention of misconduct amongst holders of representative offices [The Holders of Representative Offices (Prevention of Misconduct) Bill, 1976], be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands passed.

Next is No. 4.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I will be moving the motion and explaining it. The Opposition members, can take up the Bill or it can be deferred till tomorrow.

Mr. Deputy Chairman : All right.

THE PARLIAMENT AND PROVINCIAL ASSEMBLIES (DISQUALIFICATION FOR MEMBERSHIP) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to provide for the disqualification of certain persons from being elected or chosen, as and from being a member of Parliament or a Provincial Assembly [The Parliament and Provincial Assemblies (Disqualification for Membership) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill to provide for the disqualification of certain persons from being elected or chosen, as and from being a member of Parliament or a Provincial Assembly [The Parliament and Provincial Assemblies (Disqualification for Membership) Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

Mr. Deputy Chaiman : The motion is opposed.

Malik Mohammad Akhtar : Sir, the present Bill seeks to provide for disqualification for the persons who are holders of representative offices. This Bill only provides for disqualification and Sir, the definition of the persons who come within the perview of this Bill are, Federal Ministers, Provincial Ministers, Members of Parliament, Members of Provincial Assemblies, the Attorney-General and Advocate-Generals and Parliamentary Secretaries. Sir, in case any of these person misuses his position and makes any of the pecuniary advantages or by corrupt or dishonest means takes any of the benefits each shall be liable to be tried under the Bill. To the procedure I will come later on Sir. Again, we have exempted the Prime Minister and the Chief Ministers who will be responsible to initiate the proceedings and under Article 96 and 136, they are liable to vote of no-confidence.

So, naturally, we have reposed confidence in them and they can proceed against a person about whom the definition is very clear, and in

that case reference shall have to be made to the branch of High Court wherefrom such a person was elected and in case of Tribal Areas, to the Peshawar High Court. The Bench shall be composed of the two judges of the High Court and they will look into the charges, and after they are convinced, they will issue a show-cause notice. In that case a person can go and he can either offer to get himself disqualified and he need not contest and the period of disqualification would be till the first general elections of the Assembly or Senate or National or Provincial Assembly to which he is elected.

Then Sir, if he wants to contest he may contest and in case of contest, if he is found guilty by the Bench, then naturally he shall stand disqualified and again disqualification would be till the period of the next general elections. We had similar provisions, Sir, in EBDO Elector Bodies Disqualification Order, Sections 6 and 7 provided that.

Then Sir, we have provided that the person could be a competent witness in his own case and then Sir, the procedure will be provided for trial in the High Court and the proceedings could be *in camera*.

Then Sir, the Bill is in addition to the existing penalty and provisions and Sir, if a person is disqualified under this law, he shall not liable under the other law to be disqualified, which we have just now passed.

That is all, Sir. These are the salient features and if the House desires, they can take up the Bill, otherwise the Bill can be taken up as agreed between the Members and the Senators after the close of Private Members' business. So, it can be taken up straightaway now.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب چیئرمین ! آپ کی اجازت سے ملک صاحب سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ یہ بل کل لے لیں گے - ہم نے اس بل کا مطالعہ بھی نہیں کیا ہے اس لیے اس کو کل پر رکھ لیں -

ملک محمد اختر : ٹھیک ہے کل لے لیں گے - اگر کسی نے کل بولنا چاہا تو بول لے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بات یہ ہوئی تھی کہ آج صرف یہ بل ہو گا آپ کو بھی یاد ہو گا ' تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو '

ملک محمد اختر : ٹھیک ہے کل لے لیں گے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ہمارے ساتھیوں سے بولنا چاہیں گے -

Mr. Afzal Khan Khoso : Just a submission, Sir. This is just a request or submission or proposal. Either we finish the First Reading today or we leave it for tomorrow because we would like to hear the view-point of the friends on the other side.

Mr. Deputy Chairman : We cannot finish the First Reading today, because the agreement between the Government benches and the Opposi-

[Mr. Deputy Chairman]

tion is that they will be taking it up tomorrow. So, if some of the members want to speak from this side, we can allow them to speak but it cannot be a binding on the members sitting on that side.

صرف یہی بل کریں گے - نو فردر سپیچیز - یہ کل کنٹی نیو کریں گے -

ملک محمد اختر : کل ہم دس بجے ملیں گے - پہلے پرائیوٹ بل کر لیں گے پھر اس بل کو لے لیں گے -

Mr. Deputy Chairman : The Senate stands adjourned to meet tomorrow at 10 a.m.

(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, December, 31, 1976)